1930- دین حق کی تلاش کرنے والی کے شکوک شبہات

سوال

میں غیر مسلم عورت ہوں لیکن اسلام کا بہت زیادہ اہتمام کرتی ہوں ،بحث و تحیث کے دوران میرے سامنے کچھ معلومات آئیں جنہوں نے مجھے حیرت زدہ کردیا وہ معلومات کعبہ اوراسلام کی اصل کے بارہ میں ہیں ۔
مجھے یہ کہا گیا ہے کہ ابراھیم اوراسماعیل علیہما السلام نے کعبہ سے سب بت ختم کردیے ، لیکن ایک معین بت جس کا نام "الالہ" تھا ، میں نے یہ بھی پڑھا ہے کہ یہی وہ اسم ہے ،جس سے اللہ کا اسم مشتق ہے ، اوریہ الہ بت پرستی کے دور میں چاند کا الہ تھا جس کا نشان چاند ہے ، اوریہ کہ رمضان کا مہینہ چاند کے مدار کی تحدید کرتا ہے ۔
میں معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ آیا اس طرح کا کوئی دین موجود تھا کہ نہیں ؟ اورکیا اسلام حقیقتا اس بت پرستی کی عادت کے ساتھ ملتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اے حق کی متلاشی اوراسلام کا اہتمام کرنی والی سائلہ آپ کوخوش آمدید اھلا و سہلا و مرحبا ، ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ تجھے حق کوحق دکھائے اوراس کی اتباع وپیروی کرنے کی توفیق دے ، اورآپ کوشیطان اوراس کے شبہات اوردشمنان اسلام کی گمراہیوں سے محفوظ رکھے ۔

آپ کے سوال کا جواب دینے سے قبل میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کو یاد دلاتا چلوں کہ دین کی حقیقت کوجاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے مصادراصلیہ کی طرف رجوع کیا جائے اوران کا مطالعہ کیا جائے ، اوردین اسلام کے مصادراصلیہ ، اللہ تعالی کی کلام قرآن مجید اورسنت نبویہ جوکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام اوراللہ تعالی کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی ہے ۔

اور بعض اسلام کی بحث یا ریسرچ کرنے والے لوگ جس غلطی کا شکار ہوتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ اسلامی معلومات کوان مصادر سے حاصل کرتے ہیں جو غیر ثقہ اور صحیح نہیں ہوتے ، یا پھران کی معلومات اسلام دشمن مقالہ نگاروں اورلالچی قسم کے مقالہ نگاروں کے مقالہ جات سے حاصل کی گئی ہوتی ہیں جواسلام کے خلاف جھوٹ پھیلاتے ہیں تا کہ عام لوگ اسلام سے نفرت کرنے لگیں اوراس سے دور بھاگیں اورلوگوں کواللہ تعالی کے راستے سے روکیں ۔

اورآپ کا کعبہ اورابراہیم واسماعیل علیہما السلام کے بارہ میں سوال بہت ہی عجیب وغریب ہے وہ یہ کہ ابراہیم اوراسماعیل علیہ السلام نے کعبہ سے سب بت توڑدیے اورایک بت باقی رکھا ، یہ ایک ایسی کلام ہے جو تاریخی حقائق کے بھی خلاف ہے اوراسے عقل بھی اصلا تسلیم نہیں کرتی ۔

اس لیے کہ اللہ تعالی کے حکم سے کعبہ مشرفہ کی تعمیر کرنے والے ابراہیم اوراسماعیل علیہما السلام ہی تھے تووہ بتوں کوکیسے نکالتے ؟

اورپھر دوسری بات یہ ہے کہ اس میں بت ہو بھی کیسے سکتے تھے ،جس میں تعمیر کی نگرانی کرنے والے بھی وہ دونوں اوراسے کی تعمیر بھی اللہ تعالی کے حکم سے ہوئی اورلوگوں کو بیت اللہ کے طواف اورحج کی دعوت بھی دی گئی جوکہ صرف اورصرف اللہ تعالی کی توحید کے لیے ہے ۔

بلکہ یہ بتوں کا سلسلہ توبہت بعد کی پیداوار ہے جب کچھ عرب لوگوں نے جزیرہ عربیہ سے باھر کفار کے ممالک میں قدم رکھا اورکئی ایک سفر کیے توانہوں نے وہاں سے اپنے ساتھ بتوں کواٹھا کرجزیرہ عربیہ میں داخل کرکے کچھ کوکعبہ کے اردگرد رکھا اورکچھ عرصہ بعد مشرکین نے ان میں کچھ بتوں کا اور بھی اضافہ کردیا حتی کہ کعبہ کے اردگرد تین سوساٹھ بت رکھ دیے گئے ۔

اور جب اللہ تعالی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو توحید کا سورج طلوع ہوا اور بت پرستی کا اندھیرا چھٹنا شروع ہوا اور اللہ تعالی نے مشرکوں کو نیست نابود کیا اور انہیں شکست وھزیمت سے دوچار کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح نصیب فرمائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت ان سب بتوں کو توڑ کر بیت اللہ کو ان سے پاک صاف کردیا اور کعبہ پھر اپنی اسی حالت پر لوٹ آیا کہ اس میں توحید کا پرچار ہونے لگا اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی جانے لگی جس طرح کہ ابراہیم علیہ السلام کے دور میں تھا ۔

ذیل میں ہم آپ کے سامنے بیت اللہ کی تعمیر کا قصہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی بیان کرتے ہیں :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے میرے رب تو اس جگہ کو امن وسلامتی والا شہر بنا اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں پھلوں سے روزیاں عطا فرما ، اللہ تعالی نے فرمایا : میں کافروں کو بھی تھوڑا بہت فائدہ دوں گا پھر انہیں آگ کے عذاب کی طرف بے بس کردوں گا اور یہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے ۔

ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کعبہ کی بنیادیں اور دیواریں اٹھاتے جاتے تھے اور کہتے جارہے تھے کہ ہمارے پروردگار ! تو ہم سے قبول فرما تو ہی سننے والا جاننے والا ہے ۔

اے ہمارے رب ! ہمیں اپنا مطیع اور فرمانبردار بنالے اور ہماری اولاد میں بھی ایک ایسی جماعت کو اپنی اطاعت گذار رکھ اور ہمیں اپنی عبادت سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما ، تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے ۔

اے ہمارے رب ! ان میں انہیں میں سے ایک ایسا رسول بھیج دے جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے ، انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقینا تو غلبہ والا اور حکمت والا ہے } البقرۃ (126–129) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

{اور جبکہ ہم ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کردی اس شرط پر کہ میرے گھر کو طواف ، قیام ، رکوع ، اور سجود کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا ، اور لوگوں میں حج کی منادی کردیں لوگ آپ کے پاس پاپیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی وہ دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے } الحج (26–27) ۔

کعبہ کی تعمیر کا قصہ سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ اس طرح ہے ، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ابراہیم اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہما السلام اور بیوی ھاجر رضی اللہ تعالی عنہ کے قصہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ :

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی ھاجر اور دودھ پیتے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو مکہ میں بیت اللہ کے قریب اور زمزم کے اوپر ایک بڑے سے درخت کے نیچے لاکر چھوڑا اور ان کے پاس ایک پانی کا مشکیزہ اور کھجوروں کے تھیلی رکھی جبکہ ان دنوں مکہ میں کوئی بھی نہ تھا اور نہ ہی پانی کا نام ونشان تھا ۔

جب ابراھیم علیہ السلام جانے کے لیے واپس مڑے تو ام اسماعیل ان کے پیچھے گئیں اور کہنے لگی اے ابراھیم آپ ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر کہاں جارہے ہیں جہاں پر نہ کوئی انسان اور نہ ہی کوئی چیز ہے تو ابراھیم علیہ السلام نے کوئی توجہ نہ دی ھاجر علیہ السلام نے کئی بار ان سے یہ پوچھا اور جب ابراھیم علیہ السلام نے توجہ نہ دی تو وہ کہنے لگیں :

کیا آپ کو اللہ تعالی نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے ؟ تو ابراھیم علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالی کا حکم یہی ہے ، ھاجر کہنے لگی پھر اللہ تعالی ہمیں ضائع نہیں کرے گا اور واپس اسماعیل علیہ السلام کے پاس آگئیں تو ابراھیم علیہ السلام چل پڑے اور جب گھاٹی کے پاس پہنچے جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے تو قبلہ رخ ہوکر ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا مانگنے لگے :

اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد کو بے آب وگیاہ وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس چھوڑا ہے ، اے ہمارے رب تاکہ وہ نماز قائم کریں اورلوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے اورانہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ تیرے شکر گزار ہوں ۔

اسماعیل علیہ السلام کی والدہ بیٹے کودودھ پلاتی رہی اورخود وہ پانی اور کھجوریں کھاتی رہی حتی کہ وہ پانی کا مشکیزہ ختم ہوگیا اب وہ بھی پیاس سے نڈھال ہوئيں اوربچہ بھی بھوکا رہنے لگا توماں نے دیکھا کہ بیٹا لوٹ پوٹ ہونے لگا ہے تواسے دیکھا نہ گیا اوروہ سب سے قریبی پہاڑی صفا پرچڑھ دوڑي اوراوپر جاکر دیکھنے لگی کہ آيا کوئی نظر آتا ہے ۔

جب وہاں کوئی نظر نہ آیا تووہاں سے نیچے اتری اورایک مشقت کرنے والے کی طرح اپنا ایک پلو اوپر اٹھایا اوردوڑنے لگیں حتی کہ وادی کی دوسری جانب آکر مروہ پہاڑي چڑھ کرادھر ادھر دیکھا کہ آیا کوئی شخص نظر آتا ہے جب وہاں بھی کوئی نظر نہ آیا توپھر صفا پرچڑھ گئيں اوراس طرح سات چکر لگائے ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفا مروہ کے درمیان یہ لوگوں کی سعی ہے اورجب ھاجر علیہا السلام نے مروہ پر دیکھا توایک آواز سنی تواپنے آپ سے کہنے لگیں خاموش ، پھر غور سے سنا تووہ آواز دوبارہ بھی سنائی دی تووہ کہنے لگیں کہ

تم نے آواز سنی ہے اگر تمہارے پاس کوئی مدد کرنے والا ہے توانہوں نے اچانک زمزم والی جگہ پرایک فرشتہ دیکھا جس نے اپنے پریا ایڑی سے زمین کھودی اوروہاں سے پانی نکل آیا تواسماعلی کی والدہ اسے پھیلنے سے روکنے لگیں اوراس کے اردگرد مٹی اکٹھی کرنے لگیں اوراس سے مشکیزہ بھرنا شروع کردیا تووہ جتنا بھی اس سے لیتیں پانی اورتیزی سے فوارہ کی طرح ابلنا شروع ہوجاتا ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ تعالی ام اسماعیل علیہ السلام پررحم کرے اگروہ زمزم کواسی طرح چھوڑدیتی اوراس سے اپنے چلو نہ بھرتیں توزمزم کا پانی ساری زمین پرپھیل جاتا ، راوی بیان کرتے ہیں کہ :

انہوں نے زمزم خود بھی پیا اوراپنے بیٹے کوبھی پلایا توفرشتہ کہنے لگا ڈرو نہیں تم ضائع نہیں ہوگے ، یقینا یہ بچہ اوراس کا باپ اس جگہ پر بیت اللہ کی تعمیر کریں گے اوراللہ تعالی اس کے اہل عیال کوضائع نہیں کریں گے ، اور بیت اللہ زمین سے اونچا تھا سیلاب اس کی دائيں اوربائيں جانب سے گزرجاتا تھا ۔

اسماعیل علیہ السلام اوران کی والدہ اسی حالت میں رہے اورکچھ مدت بعد وہاں سے جرھم قبیلہ کے لوگوں کا گزرہوا اورانہوں مکہ کی نشیبی جانب پڑاؤ کیا اوروہاں پرایک پرندہ دیکھا جوکہ فضا میں چکرلگا رہا تھا وہ آپس میں کہنے لگے یہ پرندہ توپانی پرچکرلگاتا ہے اوراتنی مدت ہوگئ ہم یہاں سے گزرتے ہیں اوراس وادی میں پانی نہیں ہے

لھذا انہوں نے ایک یا دو شخص روانہ کیے کہ وہ معاملہ کی خبر لائيں توانہوں وہاں پانی دیکھا تووہ وہاں آئے تواسماعیل علیہ السلام کی والدہ کوپانی کے پاس موجود پایا وہ آکر کہنے لگے کیا آپ کی اجازت ہے کہ ہم یہاں پرپڑاؤ کرلیں توانہوں نے اجازت دی اورکہنے لگیں کہ پانی پر تمہارا کوئی حق نہیں ہوگا ، انہوں نے اس پراتفاق کرلیا کہ ٹھیک ہے پانی پرہمارا کوئی حق نہیں ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تواسماعیل علیہ السلام کی والدہ جوکہ ایک مدت سے اکیلی رہ رہی تھی انسانوں سے الفت پیدا ہوچکی تھی وہ پالی جرھم قبیلہ نے وہاں پرپڑاؤ کیا اوراپنے گھروالوں کوبھی بلالیا تووہ بھی وہیں ان کے ساتھ رہنے لگے حتی کہ وہ اکٹھے رہنے لگے اوراسماعیل علیہ السلام جوان ہوگۓ اوران سے عربی زبان بھی سیکھ لی ، جب اسماعیل علیہ السلام جوان ہوئے توقبیلہ جرھم کوبہت اچھے لگنے لگے اس طرح انہوں نے اپنے قبیلہ کی ایک عورت سے ان کی شادی کردی

اس کے بعد اسماعیل علیہ السلام کی والدہ فوت ہوگئیں اور اسماعیل علیہ السلام کی شادی کرلینے کے بعد ابراھیم علیہ السلام اپنے ان چھوڑے ہوئے اہل وعیال کا پتہ کرنے کے لیے آئے ۔ ۔ ۔

پھر اس کے بعد ابراھیم علیہ السلام دوبارہ مکہ آئے توزمزم کے قریب ایک بڑے درخت کے پاس اسماعیل علیہ السلام اپنی کمان صحیح کررہے تھے جب انہوں نے ابراھیم علیہ السلام کودیکھا توجس طرح باپ بیٹے اوربیٹا باپ کوملتا ہے ملے پھر ابراھیم علیہ السلام اپنے بیٹے کوکہنے لگے :

اے اسماعیل مجھے میرے رب نے ایک حکم دیا ہے جواب میں اسماعیل علیہ السلام کہنے لگے آپ کے رب نے جوحکم دیا ہے اسے پر عمل کریں ابراھیم علیہ السلام نے کہا کیا توبھی اس میں میرا تعاون کرے گا اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا میں بھی آپ کا مکمل تعاون کروں گا ۔

ابراھیم علیہ السلام نے اونچی جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ ہم یہاں پر بیت اللہ تعمیر کریں ، راوی بیان کرتے ہیں کہ اس وقت ابراھیم اوراسماعیل علیہما السلام نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھائیں اسماعیل علیہ السلام پتھر پکڑاتے اورابراھیم علیہ السلام اس کی تعمیر کرتے حتی کہ دیواریں جب اونچی ہوگئیں تویہ پتھر لایا گیا اورابراھیم علیہ السلام اس پتھر پرکھڑے ہوکر دیواریں بناتے اوراسماعیل علیہ السلام پتھر پکڑاتے جاتے اورساتھ ساتھ یہ دعا بھی کرتے جارہے تھے :

اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما بلاشبہ توسننے والا اورجاننے والا ہے ۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ دیواریں بناتے گئے اور بیت اللہ کے اردگرد چکر لگاتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے : اے ہمارے رب ہمارا یہ عمل قبول فرما بلاشبہ توسننے والا اورجاننے والا ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3113) ۔

توکعبہ مشرفہ کی تعمیر کے حقیقی تاریخی قصہ کے بیان کے بعد ہم آپ کے سوال کی طرف آتے ہیں :

یہ کہ اللہ تعالی کا اسم بت کے نام سے مشتق ہے ، یہ توبہت ہی عجیب اوربہت ہی انکاروالی چیز ہے کہ اس خالق وعزیز وجبار اورباری کا نام کس طرح ایک مخلوق اور بت جوکہ نہ کوئی نفع اورنہ ہی نقصان دے سکتا ہے مشتق ہوسکتا ہے ؟

اللہ سبحانہ وتعالی نے مشرکوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا :

{ان لوگوں نے اللہ تعالی کے سوا جواپنے معبود بنا رکھے ہیں وہ کسی چیز کوپیدا نہیں کرسکتے بلکہ وہ توخود پیدا کیئے گئے ہیں یہ تواپنی جان کے نفع اور نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے اورنہ موت وحیات کے اورنہ ہی وہ دوبارہ جی اٹھنے کے مالک ہیں} الفرقان (3) ۔

اورایک دوسرے مقام میں کچھ اس طرح فرمایا :

{تم تواللہ تعالی کے علاوہ بتوں کی پوجا پاٹ کررہے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو، سنو! جن جن کی تم اللہ تعالی کے سوا پوجا پاٹ کررہے ہو وہ توتمہاری روزی مالک نہیں پس تمہیں چاہیے کہ تم اللہ تعالی ہی سے روزیاں طلب کرو اوراسی کی عبادت کرو اوراسی کی شکرگزاری کرو اوراسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے} العنکبوت (17) ۔

اوراللہ تبارک وتعالی نے ایک اورمقام پرابراھیم علیہ السلام کا اپنے والد اورقوم کا بتوں کی عبادت پرانکار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

{جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اباجان! آپ ان کی پوجا پاٹ کیوں کررہے ہیں جو نہ سنیں نہ دیکھیں ؟ نہ آپ کوکچھ بھی فائدہ پہنچا سکیں} مریم (42) ۔

اورایک دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

{انہیں ابراھیم علیہ السلام کا واقعہ بھی سنا دیں ، جبکہ انہوں نے اپنے باپ اوراپنی قوم سے فرمایا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو ؟

انہوں نے جواب دیا کہ ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں ہم توبرابران کے مجاور بنے بیٹھے ہیں ، آپ نے فرمایا کہ جب تم انہیں پکارتے ہو توکیا وہ سنتے بھی ہیں ؟

یا تمہیں نفع ونقصان بھی پہنچا سکتے ہیں ؟ انہوں نے کہا بلکہ ہم تو اپنے آباء واجداد کو اسی طرح کرتے دیکھتے رہے آپ نے فرمایا جنہیں تم پوج رہے ہوکیا ان کی تمہیں کچھ خبر بھی ہے ؟

تم اور تمہارے پہلے باپ دادا وہ سب میرے دشمن ہیں ، سوائے اس اللہ تعالی کے جو تمام جہان کو پالنے والا ہے . جس نے مجھے پیدا کیا ہے اوروہی میری راہنمائی بھی فرماتا ہے } الشعراء (69–78) ۔

اورابراھیم علیہ السلام کے بتوں کے توڑنے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

{ ابراھیم علیہ السلام) چپکے سے ان معبودوں کے پاس گئے اورفرمانے لگے تم کھاتے کیوں نہیں ؟ تمہیں کیا ہوگا کہ بات تک نہیں کرتے ہو ؟

پھر وہ پوری قوت کے ساتھ دائیں ہاتھ سے انہیں مارنے پر پل پڑے ، وہ بت پرست دوڑے بھاگے آپ کی طرف متوجہ ہوئے توآپ نے فرمایا تم انہیں پوجتے ہو جنہیں تم خود ہی تراشتے ہو ، حالانکہ تمہیں تمہاری بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ تعالی نے ہی پیدا کیا ہے وہ کہنے لگے اس کے لیے ایک مکان بناؤ اوراسے آگ میں ڈال دو } الصافات (92–96)

تواس طرح اس سب کچھ کے بعد یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ ابراھیم علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس ایک بت چھوڑدیا جس سے اللہ تعالی کا نام مشتق ہے ؟ اے سوال کرنے والی صاحبہ آپ کو علم ہے کہ اللہ کا معنی کیا ہے اوریہ نام کس سے مشتق ہے ؟

لفظ جلالۃ (اللہ) فعل أَلِہَ یَألَہ مَألوہ سے مشتق ہے اوریہ فعل اپنے اندر محبت اورعبادت کا معنی رکھتا ہے کہ عبادت کے ساتھ محبت کی جائے تواللہ سبحانہ وتعالی وہ معبود ہے . جس کے ساتھ مومنوں کے دلوں میں محبت ہے تووہ اس سے محبت کرتے ہیں اوراس کی تعظیم کرتے اوراس کا ڈروخوف رکھتے ہیں اوراپنی امیدیں بھی اسی سے وابستہ رکھتے ہیں ۔

اورآپ کا آخری سوال جس میں آپ نے یہ کہا کہ کیا اسلام بت پرستی اورستاروں کی عبادت سے تعلق رکھتا ہے تو یہ بہت ہی زیادہ تعجب کی بات ہے جوکبھی ختم ہی نہیں ہوسکتا ، بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ اسلام تواللہ تعالی کی توحید اوراس اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی دعوت لے کر آیا اوراس کی بت پرستی سے جنگ ہے حتی کہ وہ اسے ختم کرکے دم لے گا توپھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اس کا بت پرستی سے تعلق ہو ؟

ہوسکتا ہے کہ آپ نے قرآن مجید میں ھدھد کا قصہ پڑھا ہو جوکہ ایک توحید پرست تھا جس نے اپنے رب کو پہچانا اورستاروں کی عبادت کا انکار کیا اور سلیمان علیہ السلام کوملکہ یمن کے بارہ میں بتایا جسے اللہ تعالی نے نقل کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا :

{ میں سبا کی ایک سچی خبر تیرے پاس لایا ہوں ، میں نے دیکھا کہ ان کی بادشاہت ایک عورت کررہی ہے جسے ہر قسم کی چیز سے کچھ نہ کچھ دیا گیا ہے اوراس تخت بھی بڑی عظمت والا ہے ۔

میں نے اسے اوراس کی قوم کو اللہ تعالی کی عبادت چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ، شیطان نے ان کے کام انہیں مزین کرکے دکھلا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے تووہ ھدایت پر نہیں آتے ۔

کہ اسی اللہ تعالی کے لیے سجدہ کریں جوآسمانوں اورزمینوں کی پوشیدہ چیزوں کوباہر نکالتا ہے اورجوکچھ تم چھپاتے ہواورظاہر کرتے ہووہ سب کچھ جانتا ہے ، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہی عظمت والے عرش کا مالک ہے } النمل (22-26) ۔

اوراسی طرح ابراھیم علیہ السلام کا اپنی قوم کی سورج چانداورستاروں کی عبادت کے انکار کا قصہ بھی قرآن مجید نے سورۃ الانعام میں بیان کیا ہے ۔

اوررہا مسئلہ رمضان المبارک کے روزے کا چاند کے ساتھ تعلق اورارتباط ، تو یہ اس لیے نہیں کہ ہم چاند کی عبادت کرتے ہیں لیکن روزے اس لیے رکھتے ہیں کہ چاند کے رب اورمالک نے چاند کوہمارے لیے عبادت کرنے کے اوقات اور معاملات کے لیے میقات بنایا ہے

ہم رمضان المبارک کا چانداس لیے تلاش کرتے ہیں کہ ہم اس مہینہ میں اللہ وحدہ لاشریک کے لیے روزے رکھ سکیں اوراس کے بعد والے مہینہ کا چانداس لیے دیکھتے ہیں کہ اس سالانہ عبادت کے اختتام کا علم ہوسکے اوراسی طرح ہم ایام حج اوردوسری عبادات میں کرتے ہیں ۔

امید ہے کہ ہم نے جوکچھ آپ کے سامنے بیان کیا ہے اس سے آپ کے ذھن میں پیدا ہونے والے اشکال جاتے رہے ہوں گے اور تاریکی زائل ہوچکی ہوگی اور غموض کی وضاحت ہوگئ ہوگی ، آپ کے علم میں ہونا چاہیے یہ معاملہ کوئی ہنسی مذاق نہیں بلکہ ایک سیریس اور حقیقی مسئلہ ہے اوراللہ تبارک وتعالی کے ہاں تودین اسلام ہی ہے جس پر اللہ تعالی اپنے بندوں کے لیے راضی ہوتا ہے اوردین اسلام کے علاوہ کوئی اوردین قبول بھی نہیں فرماتا ۔

توآپ دین حق اورھدایت شریعت پرآجائیں اوراس پر عمل کریں اورآپ کے لیے اللہ تعالی نے جوکچھ نازل فرمایا ہے اس کی پیروی واتباع کریں ، اوراللہ تعالی مومنوں کی ساتھ ہے ان کی مدد وتعاون فرماتا ہے ۔

واللہ اعلم .